اسلامیات

س: عقیدہ توحید بیان کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:۔

توحید

لفظی معنی: توحید کا لفظ "وحد" سے نکلا ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں ایک ٹھہرانا ایک ماننا ایک بنانا۔

اصطلاحی معنی:۔ توحید کے اصطلاحی معنی ہیں۔ اللہ کو ایک ماننا۔

شرعی لحاظ سے توحید کے معنی:۔

شرعی اعتبار سے توحید کے معنی ہیں۔ اللہ کو ایک ماننا۔ اس کی ذات میں اسے وحدہ لاشریک ماننا کہ اس کی ذات کے علاوہ اس جیسی کوئی ذات نہیں کہ جو خدائی میں اس کے ساتھ شریک ہو۔

- اس کی صفات میں کہ وہ اپنی ہر صفت میں بے مثال بے لگانہ و یکتا ہے۔ اس کی ذات کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے کہ جو ان صفات میں اس کے ساتھ شریک ہو۔
- اس کے افعال میں کہ وہ تنہا اس کائنات کا مالک ہے۔ صرف اسی کا پوری کائنات پر تصرف ہے۔ وہ تن تنہا اس پوری کائنات

کو چلا رہا ہے اور ان افعال میں کوئی بھی اس کا
معاون مددگار نہیں ہے۔

• وہ وہی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

•• وہ تنہا ہی ہے عبادت کے لائق۔ اور کوئی
دوسرا نہیں ہے جو اس کے علاوہ عبادت کے
لائق ہو۔

توحید کے اثبات میں عقلی دلائل:

کوئی بھی

جو شعور اور عقل رکھتا ہے اور اگر وہ ذرا سی بھی سوچ
و بچار شروع کرے اور اگر اس کائنات پر غور و
فکر کرے تو اس پر یہ بات عیاں ہوتی ہے۔
کہ اس کائنات کا کوئی نہ کوئی خالق ہے۔ کیونکہ
کہ اگر ایک گھر خود نہیں بن سکتا اور اگر اس
کی حکمرانی ایک سے زیادہ بندوں کی حکمرانی
ہو تو وہاں کا نظام کا نظام درہم برہم ہو
جاتا ہے۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی
بڑی کائنات خود بخود بن جائے۔ اور اس
کی ترتیب بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس
سارے نظام کو چلانے والا کوئی ایک ہی ہے ورنہ
ضرور بے نظمی ہوتی۔ ترتیب ضرور ہوتی جیسا کہ
ارشاد خداوندی ہے کہ "اگر زمین و آسمان
میں اللہ کے سوا کوئی دوسرے خدا بھی ہوتے
[illegible] دونوں میں [illegible] زمین و آسمان

کا نظام لے کر جاتا۔ المومنون ۲۳: ۹۱)

اسی طرح اگر سائنسی تحقیق کے میدان میں
دیکھا جائے تو ایک مقام پر اللہ کی موجودگی
اور اس کی وحدانیت کا ثبوت ضرور ملتا ہیں فلسفہ

The evidence of God in an expanding universe " John Clove

نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس کائنات کا
پھیلاؤ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کائنات
کا کوئی خدا ہے۔

جب سائنس Big Bang پر تحقیق کرتی ہے کہ
جب Big Bang کے وقت Singularity point of
ہوتی۔ تو اس کے لیے جو Energy تھی۔ وہ 0
کون سی تھی۔

سٹیفن ہاکنگ اپنی کتاب A brief history of Time
میں لکھتا ہے۔ کہ یہ کائنات پھیل رہی ہے
اور اس بات کے ثبوت کے لیے وہ Red Shift
کو بطور ثبوت پیش کرتا ہے۔ پر اس کی
Driving force کے بارے میں اس کو بھی پتہ نہیں
اس مقام پر خاموش ہے۔

ایک خاص مقام پر
جا کر انسانی عقل اور سائنس کی خاموشی
اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی نہ کوئی ذات موجود ہے۔
جو ان تمام عوامل کے پیچھے کار فرما ہے۔

① **توحید فی الذات** :- اس سے مراد یہ ہے کہ

اللہ رب العزت کی ذات کے لحاظ سے یکتا ہے۔ اور تنہا ہے۔ گویا کہ کوئی دوسرا نہیں ہے کہ جو خدائی کے اس دعویٰ میں اس کے ساتھ شریک ہو۔

(الاخلاص : آیت الکرسی)

② **توحید فی الصفات** :- گویا کہ وہ اپنی تنہا

ہے۔ کوئی دوسرا نہیں جو اس کی صفات میں اس کے ساتھ شریک ہو۔ اس کی صفات کامل ہے۔ اگر انسان اپنی نظریں دوڑائے گا۔ اس کائنات میں تو کر اس کی طرف لوٹ آئیں گی۔ (سورۃ الملک)

③ **توحید فی الافعال** :- گویا جن کاموں کی کرنے

کی قدرت اللہ رب العزت رکھتا ہے دنیا میں میں کوئی دوسرا نہیں رکھ سکتا۔ مثلاً: زندگی دینا، موت دینا وغیرہ۔

اسلام میں عقیدہ توحید کی اہمیت :-

اسلام میں عقیدہ توحید کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اگر کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ ہمارے اسلام کی اصل روح ہے۔ عقیدہ توحید ہے۔ توحید کو اسلام کا داخلی دروازہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ جب کوئی انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے وہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے۔ توحید اسلام کا پہلا رکن ہے اور اسلام کی مانند ایک قلعے جیسی ہے۔ اور توحید اس کا دروازہ ہے۔

عقیدہ توحید کا انفرادی زندگی پر اثر:

i- خودداری اور عزت نفس:

جب انسان عقیدہ توحید کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس بات کا بھی اقرار کرتا ہے کہ اس کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور ارشاد الفرقان خود قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ابن آدم کو عزت بخشی ہے اور اس احسن تو پیدا فرمایا ہے اور جب اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ رزق، ذلت، عزت سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو وہ کسی دوسرے انسان کے آگے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔

ii- خود احتسابی کا تصور:

عقیدہ توحید انسان کو اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ جاتا ہے

وہ تنہائی میں بھی کوئی غلط کام کرتا ہے۔ تو ایک ذات الہٰی ہے جو اس کے ہر فعل سے باخبر ہے۔ اس طرح وہ احتسابی کی وجہ سے برے افعال سے بچ جاتا ہے۔

(iii)

وسعت نظر:-

عقیدہ توحید کا کامل انسان اس دنیا کو اور اس میں موجود تمام چیزوں کو انفرادی حیثیت سے دیکھنے کی بجائے انہیں اللہ کی مخلوق ہونے کی نظر سے دیکھتا ہے۔ توحید کا کامل انسان کبھی بھی دوسرے انسان کو اس کے رنگ، نسل اور قوم کی بنیاد پر نہیں پہچانتا۔ توہم پرستی، تنگ نظری اور برے خیالات سے محفوظ رہتا ہے۔

(iv)

نیکی اور اچھے اخلاق:-

جو انسان اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے تو اس کی محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکامات پر بھی عمل کرے۔ اللہ انسان کو اچھے اخلاق اپنی سچ بولنا، رحم دلی، حسن سلوک، ایمانداری، محبت اور امن کا حکم دیتا ہے۔ اللہ کی محبت انسان کو نیک اور اچھے اعمال کا عادی بنا دیتی ہے۔

(vi) پر امید ہونا۔

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا کبھی نا امید نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ پر امید رہتا ہے کیونکہ اس کا اس بات پر یقین ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے انسان اپنی طرف سے کوشش کر کے باقی اللہ پر چھوڑ دیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کے حق میں اچھا ہی کرے گا۔ یہی سوچ ہمیشہ پر امید رکھتی ہے۔

(vii) زندگی کا مقصد اور منزل کا تعین۔

اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کا اس کے حق کے طور پر ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جتنا ممکن ہو کہ جن اللہ چاہتا ہے کہ انسان کامیاب ہو کر اس کے انعام یعنی جنت کو حاصل کرے۔ اسی طرح انسان کو اپنی زندگی کا مقصد اور منزل کی خبر ہو جاتی ہے۔

(viii) صبر و توکل۔

عقیدہ توحید انسان میں صبر و توکل بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کو پتہ ہے اس کا اجر دنیا یا پھر آخرت میں

اس کے رب کی طرف سے ملے گا۔ اور اللہ پاک
قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ " کہ بے شک اللہ
تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ (البقرہ: ۱۵۳)

عقیدہ توحید کے اجتماعی اثرات

i۔ مساوات و برابری:-

عقیدہ توحید اجتماعی طور پر مساوات و برابری کا درس دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں واضح فرماتا ہے۔ کہ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور اس کے سوا کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ اور تمام انسان برابر ہیں۔

ii۔ بین المذاہب ہم آہنگی:-

عقیدہ توحید دوسرے بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ کہ تم دوسروں کے خداؤں کو برا بھلا مت کہو۔ کہ وہ بھی تمہارے خداؤں کو برا بھلا نہ کہیں۔

iii۔ عالمی امن:-

عقیدہ توحید پر ایمان عالمی امن کی ضمانت ہے کیونکہ عقیدہ توحید جہاں بھی تمام انسانوں کو برابری پر لا کھڑا کرتا ہے۔ اور پھر ہر قسم کے ظلم سے بھی روکتا ہے۔

۔ تصور احتساب:-

مطلب دنیا میں قانون کے مطابق جزا و سزا اور قیامت کے دن اللہ کے روبرو اپنے تمام اعمال کا جواب دہ ہے۔

حقوق و فرائض کا تصور:-

عقیدہ توحید انسان کو حقوق و فرائض سے آشنا کرتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے آگاہ ہونے کے بعد انسان اپنی ذات اور دوسرے کے لیے مزید باعث رحمت و فائدہ بن جاتا ہے۔

شرک کیا ہے؟

اللہ کی ذات، صفات اور افعال میں کسی دوسرے کو برابر شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

ابن تیمیہ:- غرور اور تکبر بھی شرک ہے۔

شاہ ولی اللہ: عقائد میں ابہام اور اسنادیت کی بے قدری کو بھی رذیل بھی شرک ہے۔

اور اللہ پاک
ے شدک اللہ
ہے۔ (البقرہ: 165)

تر اللہ

ید اجتماعی
ں دیتا ہے۔
میں واضح
را د ہو۔ اور
تری حاصل
ے

ہ توحید حفاظ
غ دیتا ہے۔
تا ہے۔
حق کو
پھلا نہیں

(عقیدہ توحید اور اس کے اثرات اہمیت)

توحید:

i- لغوی معنی ii- اصطلاحی معنی iii- شرعی اصطلاح

توحید کی اقسام:

i- توحید فی الذات - ii- فی الصفات

iii- فی الافعال

اسلام میں توحید کی اہمیت:

انفرادی زندگی پر اثرات:-

i- خودداری اور عزتِ نفس

ii- خود احتسابی کا تصور

iii- وسعتِ نظر

iv- اچھے اخلاق اور نیکی

v- پر امید

vi- زندگی کا مقصد اور منزل کا تعین

vii- صبر و توکل

اجتماعی زندگی پر اثر:-

i- مساوات و برابری

ii- بین المذاہب ہم آہنگی

iii- عالمی امن

iv- تصورِ احتساب

v- حقوق و فرائض کا تصور

★ شرک کیا ہے؟

سوال نمبر 5:- اسلام عورت کو بطور انسان حقوق دے کر اس کی عزت اور عظمت کو کیسے اجاگر کرتا ہے؟ بحث کریں۔

جواب:-

تعارف:-

اسلام کی آمد عورت کے لیے غلامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام بری رسومات کا خاتمہ کیا۔ جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں۔ عورت کو وہ حقوق عطا کیے۔ جس سے معاشرے میں اس کی عزت و تکریم کی مستحق قرار پائی۔ جس کے مستحق مرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔ اسی طرح انسانیت کی تخلیق میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:- "اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں کی تخلیق کو پھیلا دیا۔"

(1) - اسلام کی آمد سے دائمی گناہ کی لعنت ختم:

اسلام نے دائمی گناہ کی لعنت کو ختم کیا۔ عیسائی توہمات کی رو سے عورت نے آدم علیہ السلام کو بہکایا، جبکہ اسلام کی رو سے شیطان نے دونوں کو بہکایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"پھر شیطان نے انھیں اس جگہ سے ہلا دیا۔ اور انھیں اس دراحت کے مقام سے، جہاں وہ تھے، الگ کر دیا" (البقرہ: 36)

(ii) عورت اور مرد برابر

قرآن مجید اس بات پر گواہ ہے

ترجمہ کنز الایمان

"ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول کر لیا، کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔" (آل عمران: 195)

اسلام کے ذریعے عورت کو زندگی کا تحفظ ملا۔ اسلام نے عورت کے معاشی حقوق، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج کے حوالے سے تحفظ فراہم

کیا۔ عورت کی تذلیل کرنے والے زمانہ جاہلیت
کے قدیم ازواج جو درحقیقت زنا تھے۔ اسلام
نے ان سب کو باطل کر کے عورت کو عزت بخشی
ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان معاشرہ بھی
عورت کو وہی مقام عطا کرے جس کی وہ حقدار

(iii) قرآن مجید میں عورت کا مقام

مسلمان عورت کے حقوق و فرائض کیا ہیں
اس حوالے سے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: عورتوں کے لیے اسی طرح کا حق ہے جیسے
ان پر فرض ہے معروف طریقے سے۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید عورتوں
کے مقام و مرتبہ کو واضح کرتی ہے۔

(iv) عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان

ترجمہ: عورتوں کے ساتھ معاشرت

(i) بیعت لے کر عورتوں کی عزت:-

نبی کریم ﷺ جس طرح مردوں سے بیعت لیتے تھے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے عورتوں سے بیعت لے کر ان کی عزت بڑھائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

"اے نبی ﷺ! جب آپ ﷺ کے پاس ایمان والی عورتیں حاضر ہوں، آپ ﷺ ان سے بیعت لیں، اس پر کہ وہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ چوری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اور نہ کوئی بہتان گھڑا کریں گی۔"

(vi) مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق:-

اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کرتے ہوئے عورت کو تحفظ فراہم کیا۔

ترجمہ:- ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے اور ماں باپ رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔

(vii) اعمال کے ثواب میں برابری:-

ترجمہ کنز الایمان:

"پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ یقیناً میں تم میں سے کسی عمل والے مزدوری ضائع نہیں کرتا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم سب آپس میں ایک دوسرے سے ہی ہو۔"

(viii) معیارِ زندگی (Living standard)

ترجمہ کنز الایمان:-

"تم ان مطلقہ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں تم اپنی وسعت کے مطابق رہتے ہو۔ اور انہیں تکلیف مت پہنچاؤ کہ ان پر رہنے کا ٹھکانہ تنگ کر دو۔ اور اگر حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جن لیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر بچے کو دودھ پلوائیں۔ تو انھیں ان کا معاوضہ ادا کرتے رہو اور آپس میں ایک دوسرے سے نیک بات کا مشورہ (حسبِ دستور) کر لیا کرو۔"

(ix) لباس قرار دے کر عزت کا تاج:-

عورت کو لباس قرار دے کر اسے عزت کا تاج پہنایا گیا ہے۔

ترجمہ:-

"اور وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔"

احادیث رسول میں عورت کا مقام:

حصول علم میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ علم اور زمانہ جاہلیت میں ہر ایک کے لیے نہیں بلکہ امرا کے لیے خاص تھا۔ عورتوں کے لیے تحفظ زندگی نہیں تھا۔ کجا کہ ان کے لیے تعلیم کا بندوبست ہوتا۔

جاہلیت کے پورے تاثر کی نفی کرتے ہوئے نبی پاک نے فرمایا:

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے:
رسول پاک نے فرمایا:

"دنیا سارے سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

"یہ دنیا عارضی چیز ہے۔ جس سے ہمیں وقتی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور دنیاوی اشیاء میں نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔" (ابن ماجہ حدیث 1855)

ترمذی اور نسائی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔"

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ:
رسول اللہ نے فرمایا

؎ جس عورت کا انتقال اس حال میں ہوا کہ اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں جائے گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

دنیا کی ہر چیز میرے نزدیک محبوب کی گئی عورتیں خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ:

رسول پاک نے فرمایا

؎ مومن مرد ایمان دار عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے اگر اس کی کوئی ایک عادت یا صفت اسے ناپسند ہوگی۔ تو اس کی کسی دوسری صفت سے وہ خوش ہوگا۔ (مسلم)

ایک اور جگہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے" (ترمذی)

اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام:

اسلامی معاشرے میں آغاز سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو یا بہن کے روپ میں بیٹی کے روپ میں ہو یا بیوی کے

میں اسلام کی حیثیت سے اس قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں جب عورت بیوی ہے تو اس کے ساتھ سلوک نہیں ہوتا جو ماں اور بیٹی کے روپ میں ہوتا ہے۔

عورت بحیثیت ماں :-

اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے" بخاری کی روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے۔ جو خدا اللہ کی سب سے زیادہ خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔

رسول پاک نے فرمایا :

" نماز مقررہ وقت پر ادا کرنا "

اور اس کے بعد کون سا عمل محبوب ہے تو آپ نے فرمایا " اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کرنا۔ قرآن مجید میں متعدد بار یہ ذکر کیا گیا ہے اور انسان کو یہ یاد دلایا گیا ہے۔ کہ اس کی ماں نے اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔ اس عمل کے دوران بڑی تکالیف برداشت کی ہیں۔ اور دن رات محبت اور قربانیوں سے اسے پال پوس کر بڑا کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ" اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا کہ تم اللہ

کہ سوا اللہ کی عبادت مت کرو۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔

عورت بحیثیت بیوی:-

اس سلسلہ میں سب سے پہلی حقیقت جس کی پردہ کشائی کی گئی ہے

ترجمہ:- "اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے"۔

آیت کی تفسیر:-

سید مودودی لکھتے ہیں:

"اس آیت میں قانون (Law sex) کی ہمہ گیری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کارگاہ عالم الخبیر خود اپنی انجنیئری کا یہ راز کھول رہا ہے کہ اس نے کائنات کی یہ ساری مشین قاعدہ زوجیت پر بنائی ہے۔ یعنی اس مشین کے تمام کل پرزے (pairs) کی شکل بنائے گئے ہیں۔ اور اس جہان خلقی میں جتنی کاریگری ہم دیکھتے ہو وہ سب جوڑوں کی ترویج کا سرچشمہ کا کرشمہ ہے۔" (ص:174)

۱- مادی وجود ہی نہیں بلکہ حیوانی وجود بھی:-

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کا وجود محض ایک مادی وجود ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک حیوانی وجود بھی ہے اس حیثیت سے ان کا زوج ہونا کسی چیز کا متقاضی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اللہ نے تمہارے لیے خود ہی تم میں سے جوڑے بنائے اور جانوروں میں بھی جوڑے بنائے۔ اس طریقے سے وہ تمہیں روئے زمین پر پھیلاتا ہے"

اس آیت میں انسان اور حیوان دونوں کے جوڑے بنانے کا ذکر ہے۔ جہاں تخلیق زوجین کا مقصد صرف بقائے نسل بنایا گیا تھا۔ بلکہ محبت اور انس کا تعلق ہو، دل کے تعلق اور روحوں کے اتصال کا تعلق ہو، یہ ایک دوسرے کے رازدار اور شریک رنج و راحت ہوں، ان کے درمیان ایسی دائمی وابستگی ہو جیسی لباس اور جسم میں ہوتی ہے۔ دونوں صنفوں کا یہی تعلق انسانی تمدن کی عمارت کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ صنفی تعلق صرف زوجین کی باہمی محبت کا تقاضا نہیں کرتا، بلکہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ اس تعلق سے جو اولاد پیدا ہو اس کے ساتھ بھی ایک گہرا روحانی تعلق ہو۔ فطرت الٰہی نے اس کے لیے انسان کی اور خصوصاً عورت کی جسمانی ساخت اور حمل و رضاعت کی طبعی صورت میں ایسا نظام کر دیا گیا ہے کہ اس کی رگ رگ اور ریشے ریشے میں اولاد کی محبت پیوست ہو جاتی ہے۔ نیز قرآن مجید میں بیوی کو سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(الروم: 21)

ترجمہ: "اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے
کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے
پیدا کیے۔ تاکہ تم ان کی طرف سکون پاؤ۔ اور اس
نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی
۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں
ہیں۔ جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جو اپنی بیوی
کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔"

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ خطبہ میں: عورتوں کا
ذکر فرمایا۔

۱۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو: کیوں کہ تم نے
انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ
کے حکم کے ذریعے حلال کیا ہے۔ ان کے حقوق تم
پر ہیں اور تمہارے حقوق ان پر ہیں۔ ان پر
تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ
آنے دیں۔ اور نہ اپنے گھروں میں کسی ایسے
شخص کو داخل ہونے کی اجازت دیں۔ جن کی آمد
تم کو پسند نہیں۔ انھیں بے حیائی کے کاموں میں
ارتکاب نہیں کرنا چاہیے اور اگر وہ باز نہ آئیں
تو پھر اللہ نے آپ (شوہروں) کو حق دیا ہے کہ
ان کی سرزنش کرو۔ ان کے بستر اپنے سے الگ
کر دو۔ اور پھر بھی اگر وہ باز نہ آئیں۔ تو انھیں
ہلکی مار سکتے ہو

مگر ہلکی پھلکی مار مارنا۔ اس کے بعد اگر وہ اپنی حرکتوں
سے باز آجائیں۔ اور تمہاری فرمانبرداری کرنے
لگ جائیں۔ تو پھر حسب دستور انھیں نان و نفقہ
اور میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ عورتوں کے ساتھ
حسن سلوک سے پیش آؤ۔ کیونکہ وہ معاملوں
میں تمہاری دست نگر ہیں۔ اور ان کے
پاس اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تمہارا
رہنا گھر میں ان کا سب کچھ پہنچا دیا (ابن ماجہ)

حسن سلوک:-

آپ ﷺ اپنی ازواج سے سب سے
زیادہ حسن سلوک کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ
ازواج مطہرات سفر میں تھیں۔ اونٹ چلانے
والے اونٹ کو تیز ہانکنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا
"دیکھنا یہ شیشے ہیں"۔ یعنی اپنی ازواج کو
آبگینوں سے تشبیہ دی کہ کہیں ٹوٹ نہ جائے)۔
حضرت معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم میں سے کسی کی بیوی
کا اس پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔
"جب تو کھلائے تو اسے کھلا، جب تو لباس
پہنے تو اس کو پہنا، اس کے چہرے پر مت مار نہ اسے
برا بھلا کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار
کرنی ہو تو گھر کے اندر ہی کر۔ (ابوداؤد)

عورت بحیثیت بیٹی:-

جہاں تک عورت کے بحیثیت بیٹی ہونے کا تعلق ہے اس حوالے سے اسلام کا رویہ قرآن کی سرزنش سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کافروں کو قبل از اسلام کے بیٹیوں سے ان کے سلوک پر روا رکھی گئی۔

النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور یہ لوگ اللہ کے لیے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔ اور وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لیے جو دل پسند ہے۔ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) سے کالا پڑ جاتا ہے۔ اور وہ اندوہ ناک ہو جاتا ہے۔ اور اس خبر بد سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے کہیں یا مٹی دیکھو یہ جو کچھ تجویز کرتے ہیں۔ بہت برا ہے (النحل ۵۷-۵۹)

بیٹی کو اسلام نے عزت بخشی:

کہ آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے لیے کھڑا ہو جایا کرتے تھے۔ اپنی نواسی حضرت امامہ کو آپ ﷺ نماز میں اس حال میں لے کر آئے کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار تھیں۔ آپ ﷺ کے ارشادات بھی اسی حوالے سے ہیں۔

- حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا "جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی۔ حتی کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا۔ کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح

(قریب قریب) ہوں گے - آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملا دیں۔ کہ دیکھو اسی طرح ہم دونوں ساتھ ساتھ ہوں گے -

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پہلے سے موجود تمام تہذیبوں اور معاشروں سے بہتر مقام عطا کیا۔

کا تعلق ہے
سرزنش
از اسلام
[illegible]
ان تجویز
اور اپنے
کیسی
تو اس کا
اور وہ
سب لوگوں
داشت
پا بس
والذی [illegible]
حضرت
حضرت
کے آئے -
آپ ﷺ کے
نے فرمایا
تربیت
والے
کر میں